الجواب حامداً ومصلیاً

مفتی سوال کے مطابق جواب لکھنے کا پابند ہوتا ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ ہونے کی تمام تر ذمہ داری سوال پوچھنے والے پر ہوتی ہے، غلط بیانی کرکے اپنے مطلب کا فتویٰ حاصل کرنے سے حرام، حلال نہیں ہوتا اور نہ حلال، حرام ہوتا ہے بلکہ حرام بدستور حرام اور حلال بدستور حلال رہتا ہے، اور غلط بیانی کا مزید وبال اُسی پر ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں اس سے پہلے بیوی نے دارالافتاء سے فتوی (۱۵۲۳/۵۴) حاصل کیا ہے، اس کے مطابق اس کے شوہر نے نشہ کی حالت میں تین طلاقیں دیں، پھر اس کا انکار کیا اور ہوش وحواس میں بھی تین طلاقیں دی ہیں، اور کہا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا، لہٰذا اس کے مطابق یہاں سے یہ حکم لکھا گیا کہ تین طلاقیں واقع ہوچکی ہیں، کیونکہ شرعاً نشہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے، لیکن اگر شوہر نشہ کا انکار کرے تو ہوش وحواس کی حالت میں بھی طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، بہر حال بیوی کے بیان کے مطابق تین طلاقیں واقع ہوگئی ہیں۔

اب شوہر کا یہ بیان آیا ہے کہ اس نے بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی، لہٰذا اگر شوہر کی بات درست ہو تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اور وہ اپنی بیوی کو واپس لانے کی کوشش کرسکتا ہے، لیکن اگر بیوی کا بیان سچا ہے تو اس کے حق میں تین طلاقیں واقع ہوگئی ہیں، بہرحال ہر ایک اپنے سچ اور جھوٹ کا ذمہ دار ہے، شوہر جھوٹ بولے گا تو آخرت میں جوابدہ ہوگا، بیوی جھوٹ بولے گی تو آخرت میں جوابدہ ہوگی، صحیح صورت حال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

لیکن اگر واقعۃً بیوی نے اپنے کانوں سے تین بار مذکورہ طلاق کے الفاظ اپنے کانوں سے سُنے ہیں تو اس کے حق میں تین طلاقیں واقع ہوکر حرمتِ مغلظہ ثابت ہوچکی ہے، اب رجوع نہیں ہوسکتا اور حلالہ کے بغیر دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔

ایسی صورت میں بیوی پر لازم ہے کہ وہ شوہر سے علیحدہ رہے، اسکے پاس ہرگز نہ جائے اور نہ اسے قریب آنے دے اور اسے عذاب الٰہی سے ڈرائے، اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے تو بیوی اس سے خلع کا کہے اور جان چھڑائے اور اگر شوہر نہیں چھوڑتا تو عدالت یا پنچائیت میں تین طلاق کا دعویٰ دائر کرے، اگر بیوی کے پاس شرعی گواہ ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ شوہر سے قسم لی جائے، اگر شوہر نے قسم سے انکار کیا تو بیوی کا دعویٰ سچا سمجھا جائے گا اور اگر شوہر نے قسم کھائی تو اگر شوہر سچا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ گناہ شوہر پر ہوگا، عورت گناہ گار نہیں ہوگی، تاہم بیوی پھر بھی علیحدگی کی کوشش جاری رکھے۔

فی الشامیة:(۳/۲۵۱): والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل له تمكينه۔ والفتوى على أنه ليس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال أو تهرب كما أنه ليس له قتلها إذا حرمت عليه و كلما هرب ردته بالسحر۔......

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/رمضان ۱۴۳۴ھ

۲۰ جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/۹/۱۴۳۴ھ

Scanned by CamScanner